من اصحاب الفتاوی کصاحب الخلاصۃ وغیرہ حیث ذکروا ان المختار عدم الاشارۃ بل ذکر بعضہم انہا مکروھۃ فالحذر الحذر من الاعتماد علی قولہم فی ھذہ المسئلۃ انتہی۔ اسی طرح دیگر علمائے حنفیہ نے بھی منع کرنے والوں کی تردید اور تجہیل کی ہے۔ بعض نے اس پر مستقل رسالے بھی لکھے ہیں چنانچہ ملا علی قاری حنفی اپنے رسالہ تزیین العبارۃ لتحسین الاشارۃ میں لکھتے ہیں، وبالجملۃ فھو مذکور فی الصحاح الست وغیرھا لما کاد ان یکون متواترا بل یصح ان یقال انہ متواتر معنی فکیف یجوز لمومن باللہ ورسولہ ان یعدل عن العمل بہ ویاتی التعلیل فی معرض النص الجلیل انتہی۔

(۲) نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد میت کے گرد حلقہ باندھ کر کلام اللہ پڑھ کر مردہ کو بخشنا بے اصل اور بے ثبوت چیز ہے۔ اس لئے اس کے بدعت ہونے میں شبہ نہیں کرنا چاہئے۔

(۳) اہلحدیث عورتوں کے ختنہ کرنے کے قائل نہیں ہیں کیونکہ کسی معتبر حدیث سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ قال فی عون المعبود ص۴۴۳ ج۴ شرح سنن ابی داؤد حدیث ختان المرأۃ روی من اوجہ کثیرۃ وکلہا ضعیفۃ معلولۃ مخدوشۃ لا یصح الاحتجاج بہا وقال ابن المنذر لیس فی الختان خبر یرجع الیہ ولا سنۃ یتبع وقال ابن عبد البر فی التمہید والذی اجمع علیہ المسلمون ان الختان للرجال انتہی

(۴) بیعت کی کئی قسمیں ہیں مثلاً بیعت خلافت۔ بیعت اسلام۔ بیعت ہجرۃ وجہاد۔ بیعت ثبات وتوثق فی الجہاد۔ بیعت تمسک بحبل التقویٰ یا بیعت توبہ......وترک معاصی وپابندی۔ پہلی چار قسموں کے جواز میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ پانچویں قسم یعنی بیعت توبہ بھی جائز اور مباح ہے۔ واجب اور فرض نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریرؓ سے محافظت نماز، ادائگی زکوٰۃ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی بیعت لی تھی۔ اور ۸ھ میں سورۂ ممتحنہ کے نزول اور فتح مکہ کے بعد مدینہ میں انصار و مہاجرین کی ایک جماعت سے ان امور پر بیعت لی جو بیعۃ النساء والی آیت میں مذکور ہیں۔ (بخاری وغیرہ) اور فقراء مہاجرین سے اس امر پر بیعت لی کہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں اور نہ کچھ مانگیں (ابن ماجہ) اور عورتوں سے ترک نوحہ کی بیعت لی۔ (بخاری وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ ان حدیثوں میں جس بیعت کا ذکر ہے۔ وہ نہ بیعت خلافت وامارت تھی نہ بیعت اسلام نہ بیعت ہجرۃ وجہاد بلکہ بیعت توبہ وعزم ترک معاصی وپابندئ احکام شرعیہ تھی یا یوں کہئے کہ بیعت تمسک بالسنۃ واجتناب عن البدعۃ والتزام طاعات تھی۔ خلاصہ یہ کہ یہ محض استیثاق عہد تھا اور اس سے مقصود تزکیہ واصلاح تھا۔ رہا یہ شبہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے امیر اور بادشاہ اور خلیفۃ اللہ فی الارض تھے۔ اس لئے مسلمانوں سے آپ کی ہر بیعت بحیثیت خلیفۃ اللہ فی الارض اور امیر وبادشاہ ہونے کے تھی۔ پس خلفاء اور امراء مسلمین کے لئے ہی بیعت جائز اور مباح ہوگی نہ علماء اور شیوخ کے لئے۔ سو واضح ہو کہ

احکام شرعیہ، بیعت ارادہ برائے حصول مقامات عرفان و وصول منازل احسان۔